قائداعظمؒ اور اُردو شاعری

نازیہ رفیق

Nazia Rafique

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

Govt. College University, Faisalabad.

اظہار احمد

Azhar Ahmad

M.Phill Scholar, Department of Urdu

Govt.College University, Faisalabad.

Absratct:

Literature is related with an individual as well as a society which describes both internal and external life of an individual.Literature,either in the form of poetry or prose,reflects the society.Therefore,it is the prime responsbility of writers that they should highlight their literary work only for fun and recreation but for the betterment of society.It implies that they should highlight their national identity in their writings,in order to emphasize upon making the messes to aware about their historical and national heros.In this regard we find a lot of poems on our national hero and founder of Pakistan Quaid-e-AzaM Muhammad Ali Jinnah which describe the life and services of Quaid-e-Azam.These poems also reflect the invisible capabilities of understanding,undefeatabla courage and strenght,axceptional political insight and sentimental balance of Quaid-e-eAzam.

شعر و ادب کی تخلیق کا تعلق فرد اور معاشرے کے ساتھ ہے جس میں افراد کی داخلی و خارجی

زندگی دونوں شامل ہیں۔ادب خواہ شاعری کی شکل میں ہو یا نثر کی صورت میں وہ افراد معاشرہ کی ہی عکاسی کرتا ہے اس لیے ادباء وشعراء پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ادب برائے ادب کے ساتھ ساتھ ادب میں مقصدیت کے عنصر کو بھی پیش نظر رکھیں یعنی زبان وادب کو محض تفریح طبع کا سامان ہی نہ بنایا جائے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اسے قومی وملی تشخص کو اجاگر کرنے کے لیے بھی تخلیق کیا جائے اس سلسلے میں تاریخی وقومی شخصیات کی زندگی اور کارناموں سے آگاہی بھی شامل ہے کیونکہ انسانی تاریخ میں بے شمار شخصیات نے اپنے افکار ونظریات کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں تاہم بعض ہستیاں ایسی بھی پیدا ہوئیں جنہوں نے اپنے فکر وفلسفہ کی بدولت نہ صرف کروڑوں افراد کے قلب وذہن کو متاثر کیا بلکہ اپنے عزم، کردار کی پختگی، اپنے نظریہ اور فکر کو کامیابی سے ہمکنار ہوتے دیکھا اور تاریخ کی ان عظیم شخصیات نے قیادت میں اپنا خاص رنگ ڈھنگ پیدا کیا اور خاص روایات کے بانی بنے۔

قائداعظم محمد علی جناح اسی قسم کے قائدین میں سے تھے۔انہوں نے خود اپنی اندرونی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو اجاگر کیا جو اپنے خصوصی کردار کی ایسی تعمیر کی کہ جس کے سہارے وہ سخت ترین حالات میں بھی بے داغ ابھرے اور تاریخ کا رخ موڑ کر رکھ دیا۔قائداعظم محمد علی جناح ایک ایسی شخصیت کے حامل تھے جس کے معترف نہ صرف ان کے اپنے تھے بلکہ عالمی رہنما حتیٰ کہ ان کے سیاسی مخالفین بھی ان کے اعلیٰ کردار کو تسلیم کرتے تھے۔اس حوالے سے ''پنڈت جو ہر لعل نہرو'' کے بقول:

> ''انسان کا قیمتی سے قیمتی سرمایہ یہی ہے کہ وہ ایک اعلیٰ کردار اور عمدہ
> سیرت کا مالک ہو قائد کی اعلیٰ سیرت وکردار وہ موثر حربہ تھی جس کے
> ذریعے انہوں نے اپنی زندگی کے معرکے کو سر کیا۔''(۱)

بانی پاکستان بابائے قوم محمد علی جناح کی شخصیت ان صاحبان عزیمت میں نمایاں مقام کی حامل بنی۔ان کی ولولہ انگیز قیادت میں تحریک پاکستان شروع ہوئی اور انتہائی مختصر عرصہ میں یہ عظیم الشان تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور ۱۴اگست ۱۹۴۷ء بمطابق ۲۷ رمضان المبارک کی مبارک ساعت میں مسلمانان برصغیر کے علیحدہ وطن کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔بابائے قوم اس قوم کے لیے جان کی سی حیثیت رکھتے تھے۔قائداعظم محمد علی جناح کی مدبرانہ صلاحیتوں،فہم وفراست،غیر متزلزل عزم وہمت، سیاسی بصیرت اور بے مثل قائدانہ صلاحیتوں کے حامل تھے۔قائد کے افکار،بانی پاکستان ہونے کی حیثیت سے آپ کے نظریات،تصورات،فکر،عمل،تعلیم،فرمودات وخطابات ملک وقوم کے لیے قیمتی، سرمایہ کی حیثیت رکھتے ہیں. قائداعظم محمد علی جناح شخصیت کی عظمت کو ان کے عہد سے لے کر دور حاضر تک کو تسلیم کیا جاتا ہے اور ان کی اس عظمت وجدوجہد کو ہر شعبہ حیات میں سراہا جاتا رہا ہے۔زبان و ادب سے تعلق رکھنے والے ادباء نے ان کی شخصیت پر سیر حاصل مضامین لکھے،کتب کی تصنیف وتالیف کی جن میں قائداعظم کی حیات وخدمات کو نہایت مفصل اور جامع انداز میں پیش کیا ہے۔انہوں نے

قائداعظم کی شخصیت کے نمایاں اوصاف کونہایت دلکش اسلوب میں بیان کیا ہےاسی طرح شعراء کرام بھی ہیں جن کا اپنا ایک طرزِ اظہار ہے اور اگر ہم اردو زبان و ادب کے شعراء کرام کی فہرست پر نگاہ دوڑائیں تو تقریباً ہر معروف و غیر معروف شاعر نے بانی پاکستان کوخراج عقیدت پیش کیا ہے۔اس حوالے سے اگر ہم قائداعظم محمد علی جناح کے دور کے شعری سرمایے کا جائزہ لیں تو ان میں بھی تحسین قائد کے حوالے سے بے شمار شعری تخلیقات ملتی ہیں۔قائداعظم کے عہد کے شعراء کرام میں سے ایک بڑا نام مولانا ظفر علی خان کا آتا ہے۔مولانا ظفر علی خان ایک ایسی شخصیت ہیں۔جنہوں نے صحافت، خطابت اور شاعری میں اپنی منفرد پہچان بنائی اور مقام حاصل کیا۔تحریک آزادی میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔وہ انتہائی محبّ وطن تھے اور اسی وجہ سے انہیں قائداعظم محمد علی جناح سے خاص محبت و عقیدت تھی۔انہوں نے قائداعظم کی متاثر کن شخصیت کی سحر انگیزی اور ان کی صفات کو بہت سی نظموں میں بیان کیا ہے۔ ذیل میں ان کی ایک نظم ''یوم محمد علی'' پیش کی جارہی ہے جو ان کی قائداعظم محمد علی جناح سے محبت کی مظہر ہے:

''یوم محمد علی''

دل کش فضا وطن کی محمد علی سے تھی
رنگینی اس چمن کی محمد علی سے تھی
ذوق سلیم جس کے مزے بھولتا نہیں
شہر ہستی سے سخن کی محمد علی سے تھی
ہیں زندہ جس سے عہد کہن کی روایتیں
رونق اس انجمن کی محمد علی سے تھی
اب تک لگی ہوئی جو کروڑوں دلوں میں ہے
بے تابی اس لگن کی محمد علی سے تھی
توحید کی دھن سے بتوں کو جکڑ لیا
اور تافت اس دہن کی محمد علی سے تھی
زنداں کو جس نے مطلع الانوار کر دیا
تابانی اس کرن کی محمد علی سے تھی
سر پر لپیٹ لیتے ہیں جس کو غزا کے وقت
آرائش اس کفن کی محمد علی سے تھی
اعتبار کی گرفت سے امید مخلص
شیخ اور برہمن کی محمد علی سے تھی

توحید کے اصول کی حرمت کے ساتھ ساتھ
ذلت ہر اک وثن کی محمد علی سے تھی(۲)

اس نظم میں مولانا ظفر علی خان نے قائداعظم کی شخصیت اور مسلمانان برصغیر کے دلوں میں مو جود ان کے لیے محبت وعقیدت کی بھی ترجمانی کی ہے کیونکہ ان کی شخصیت برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک مسیحا اور امید کی کرن بن کر ابھری تھی۔

قائداعظم محمد علی جناح کو خراج عقیدت پیش کرنے والوں میں ایک نام میاں بشیر احمد کا بھی ہے جو نہایت محبِّ وطن پاکستانی ہیں اور انہوں نے بھی اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں حب الوطنی جذبات ابھارنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ میاں بشیر احمد کے لیے قائداعظم محمد علی جناح کی شخصیت آئیڈیل تھی اور بانی پاکستان کارکن کے طور پر بھرپور سیاسی زندگی گزاری۔ انہوں نے تحریک پاکستان کے حوالے سے بے شمار نظمیں تخلیق کیں ان میں سے ایک نظم جوان کے دور سے لے کر آج تک زبان زد عام ہے۔ یہ نظم لاہور میں ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کے جلسہ میں پڑھی گئی اور اس نظم میں قائداعظم کو جس طرح نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا وہ کچھ یوں ہے:

''محمد علی جناح''

ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح
ملت ہے جسم ، جاں ہے محمد علی جناح
صد شکر پھر ہے گرم سفر اپنا کارواں
اور میر کارواں ہے محمد علی جناح
تصویر عزم ، جان وفا روح حریت
ہے کون ؟ بے گماں ہے محمد علی جناح
رگ رگ میں اس کی ولولہ ہے حُبِ قوم کا
پیری میں بھی جواں ہے محمد علی جناح(۳)

اس مشہور نظم کو بے شمار فنکاروں نے گایا ہے اس نظم میں میاں بشیر احمد نے قائداعظم کے عزم وحوصلے، بلند ارادے، پختہ عزم، سیاسی بصیرت، سچی لگن اور خلوص کو نہایت خوبصورت الفاظ میں پیش کیا ہے اس نظم کا ایک ایک لفظ قائداعظم کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے اور ہر محبِّ وطن کے دل کی آواز ہے۔ جو قائداعظم سے بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں۔

قائداعظم نے مسلسل محنت کر کے لوگوں کے سامنے اپنی مثال پیش کی کہ وطن عزیز کی تعمیر و ترقی کے لیے اسی طرح کام کرنا ہوگا اور ان کی اپنی دن رات کی محنت کی بدولت ہی مسلمان ایک ریاست کے حصول میں کامیاب ہوئے تھے اور وطن پاکستان کے لیے ان کی محنت وقیادت بے مثال ہے۔ قائد

اعظم کی اسی محنت ولگن اور شخصیت کو رسا جالندھری نے بھی شعری صورت دی ہے۔ رسا جالندھری جن کا اصل نام محمد کبیر خان تھا کا شمار اس دور کے اہل علم لوگوں میں ہوتا تھا۔ انہوں نے بھی تحریک پاکستان می نبھر پور حصہ لیا اور اپنی نظموں کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں جوش وجذبہ پیدا کیا ان کی ایک نظم ''اے قائداعظم'' نہایت شہرت کی حامل ہے۔ اس نظم کا ایک بند ملاحظہ ہو جو قائداعظم کی عظمت میں قصیدہ خواں ہے:

یہ ہے تری قربانی و ایثار کا صدقہ، کردار کا صدقہ
ملت تیری ہستی میں ہوئی جاتی ہے مدغم اے قائداعظم
لفظ تیرا قوم کو پیغام عمل ہے اک جام عمل ہے
رتبہ تیرا اقبالؒ کے رتبے سے نہیں کم اے قائداعظم
ہیں اور بھی دنیائے سیاست میں مدبر تدبیر پہ قادر
ہے تیرے تدبیر کا کچھ اور ہی عالم اے قائداعظم (۴)

اس نظم میں رسا جالندھری نے جس انداز میں قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت کو سراہا ہے۔ وہ یقیناً ایک محبِّ وطن کی قائد سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ شعراء کرام کی اسی سلسلے میں ایک نمایاں نام سید سلیمان ندوی کا بھی ہے جو ایک باعمل انسان تھے۔ وطن عزیز سے محبت رکھتے تھے۔ مسلمانوں کی حالتِ زار پر رنجیدہ ہو کر تحریک آزادی میں آغاز ہی میں شمولیت اختیار کر لی۔ قائداعظم محمد علی جناح کی شخصیت کی عظمت کے معترف تھے اور سب سے جو نظم بانی پاکستان کی شخصیت وجدوجہد پر لکھی گئی وہ سید سلیمان ندوی نے ہی لکھی تھی۔ جسے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۶ء میں پڑھا گیا۔ نظم میں سے ایک بند ملاحظہ ہو:

بادہ حب وطن کچھ کیف پیدا کر سکے
دور میں یوں ہی اگر یہ ساغر و مینا رہا
علتِ دیرینہ سے اصلی قویٰ بے کار ہیں
گوش شنوا ہے نہ ہم میں دیدہ بینا رہا
ہر مریضِ قوم کے جینے کی کچھ کچھ امید
ڈاکٹر اس کا اگر مسٹر علی جیناؔ رہا (۵)

اس نظم میں جس طرح خوبصورت اور جامع الفاظ سے قائداعظم کی شخصیت قوم کے لیے ایک مسیحا کے طور پر پیش کیا گیا ہے وہ لائق تحسین ہے اور قوم کی ڈوبتی ناؤ میں قائداعظم ایک بہترین رہنما کے طور پر سامنے آئے۔ جنہوں نے اپنی جان تک کی پرواہ کیے بغیر ملک وقوم کے لیے دن رات محنت کی۔

قائداعظم کی جدوجہد آزادی اور شخصیت کے حوالے سے ان کے عہد کے شعراء نے نہایت

خوبصورت نظمیں لکھ کر اپنا نمایاں کردار ادا کیا اور ان کی عظمت کو تسلیم کیا لیکن ان کی عظمت کو صرف ان ہی کے دور میں نہیں بلکہ بعد میں آنے والوں نے بھی نہ صرف مانا بلکہ اس کا اظہار بھی کیا۔ قیام پاکستان کے بعد بھی ایسے بے شمار شعرا کرام موجود ہیں جنہوں نے بانی پاکستان کی قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف شعری تخلیقات میں کیا اور ان کے کردار کی مثالی خوبیوں اور کارناموں کو نہایت دلکش انداز میں بیان کیا۔ ان شعرا میں سے اب چند ذیل میں کچھ شعراء کے کلام کو بطور مثال پیش کیا جا رہا ہے جس کو پڑھتے ہی اس بات کا اندازہ کیا جا سکے گا کہ قائداعظم کی عظمت نہ صرف ان کے دور بلکہ آنے والے ہر دور میں ثابت ہے۔

صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کا نام قیام پاکستان کے بعد کے شعراء میں سرفہرست آتا ہے۔ انہوں نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی کوششوں اور لگن کو اپنی نظموں میں نہایت خوبصورت شعری انداز میں بیان کیا۔ وہ قائداعظم کو ایسے لیڈر کے طور پر پیش کرتے ہیں جن کی محنت و لگن ہی کی بدولت کوئی بھی قوم اقوام عالم کی صف میں ممتاز مقام حاصل کر پاتی ہے۔ قائداعظم نے نہایت جرات اور ہمت سے اس قوم کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا اور اس سوئی ہوئی قوم کو بیدار کر کے ان میں عظمت رفتہ کا احساس دلایا اور نئے سرے سے اس کو صوفی غلام مصطفیٰ تبسم نظم میں قائداعظم کو کچھ یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

ایک فرد ناتواں آیا تواں دے کر گیا
قوم کو بے تابی عزم جواں دے کر گیا
جادۂ آزادی گم گشتہ کا پا کر سراغ
رہروؤں کو منزل نو کا نشاں دے کر گیا
ابر رحمت کی برسا وطن کی خاک پر
اس زمیں کو اعتبار آسماں دے کر گیا(۶)

ان اشعار میں صوفی غلام مصطفیٰ تبسم نے ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو سلام پیش کیا ہے اور ان کے رجائی اندازِ نظر کی عکاسی کی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد کے شعرا میں ایک نام یوسف ظفر کا بھی آتا ہے۔ جنہوں نے اپنی نظموں میں قائداعظم کو نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ ان کی ایک نظم بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے یوم ولادت کے حوالے سے ہے۔ جس کا عنوان ''قائداعظمؒ (۲۵ دسمبر)'' ہے وہ اس نظم میں ان کے حق پرستی، حق آگاہی اور حق شناسی جیسے اوصاف کو بیان کرتے ہیں اور ایسے رہنما کو بھٹکی ہوئی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی ایک طرف سے رحمت قرار دیتے ہیں۔ غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی قوم کے لیے نجات دہندہ بن کر آتا ہے اب اس نظم کے چند اشعار ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں:

فضائے پاک پھر گلفشاں کہ آج کے دن
دل و نگاہ میں ہے یادِ قائداعظم

وہ حق پرست ، وہ حق آشنا ، وہ حق آگاہ
کہ جس کی ذات سے آزاد روحق شناس ہیں ہم
وہ جس کی ضرب سے ہے پاش پاش ہند کے بت
وہ جس سے فاش فرنگی سیاستوں کا بھرم
ادا شناس محمدؐ ، وفا شعار علیؓ
ہوائے دہر سے منشائے دوست کا محرم
خدا کا دین ، خدا کا کرم ، خدا کی شان
ہمارا قائداعظم ، ہمارا پاکستان(۷)

ان اشعار میں یوسف ظفر نے قائداعظم کے ساتھ اپنی محبت وعقیدت کا نہایت پرخلوص انداز میں اظہار کیا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح جو اس قوم کے محسن بھی ہیں، مسیحا بھی ہیں اور قوم کے لیے سرمایہ عزم وہمت بھی ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح کی قائدانہ صلاحیتوں اور سحر انگیز شخصیت کے معترفین میں ایک نام ریاض احمد قادری کا بھی شامل ہے۔ جنھوں نے ایک پوری کتاب ''ہمارے قائداعظم'' کے عنوان سے لکھی اور اس میں قائداعظم کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں شامل ہر نظم ان کی بانی پاکستان سے محبت کی عکاسی کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ تمام افراد قوم کو قائداعظم محمد علی جناح کے کارناموں سے آگاہ کرتے ہیں۔

وہ سچے عزم کا پیکر
وہ ہر دم کام کا خوگر
وہی تھا اک صبح رہبر
ہمیں لایا جو منزل پر(۸)

قائداعظم محمد علی جناح نڈر، بے باک اور بے لوث رہنما تھے جنھوں نے اندھیروں میں ڈوبی قوم کو آزادی کی منزل کی روشنی دکھائی اور مسلمانوں کو ان کا قومی تشخص یاد دلایا اور ان کی بے مثال قیادت سے پاکستان جیسی عظیم اسلامی ریاست معرض وجود میں آئی۔ ریاض احمد قادری اپنی ایک اور نظم میں قائد اعظم کی عظمت کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

مرے افسانہ ہستی کو اک عنوان بخشا ہے
مرے قائد نے مجھ کو رتبہ ذیشان بخشا ہے
خراج الفت و عشق نظر بخشیں اسے جس نے
دلا کر ہم کو آزادی یہ پاکستان بخشا ہے(۹)

قائداعظم جیسے عظیم رہنما کے ہونے سے ہی آج ہم الگ شناخت حاصل کر پائے ہیں اور

پاکستان کا نام دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ قائداعظم حق بات پر ڈٹ جانے والے انسان تھے وہ باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والے رہنما تھے۔ قائداعظم برصغیر میں مسلمانوں کے نمائندہ رہنما کے طور پر سامنے آئے تو مسلمانوں نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا اور ان کی عظیم قیادت میں تحریک پاکستان کی جنگ لڑی وہ مسلمانوں کے لیے ایک خوشگوار جھونکے کی صورت آئے۔ شکیب جلالی نے جو اردو شعر و ادب میں نمایاں مقام و مرتبہ کے حامل شاعر ہیں وہ بھی اپنے قائد، بانی پاکستان کے احسان مند نظر آتے ہیں اور اپنی ایک نظم ''بیادِ قائداعظم'' میں نہایت دلکش پیرائے میں کچھ یوں اظہارِ خیال کرتے ہیں:

کفِ صبا پہ مہکتا ہوا گلاب تھا وہ
روش روش تری خوشبو سے مشکبار ہوئی
کرن کرن ترے پر تو سے تابدار ہوئی
کفِ صبا پہ مہکتا ہو گلاب تھا وہ(۱۰)

شکیب جلالی نہایت خوبی سے قائداعظم کی شخصیت کو مہکتے ہوئے گلاب سے تشبیہ دیتے ہیں جن کی شخصی خوبیوں کی بدولت وہ تمام برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک رہنما کے طور پر ابھر کر سامنے آئے۔ انہی شعرا کی فہرست میں ایک اور نمایاں شاعر خلیق قریشی ہیں۔ جو عظیم صحافی بھی تھے۔ انہوں نے قائداعظم محمد علی جناح کی تاریخ ساز شخصیت پر اپنے مجموعہ کلام ''سر دوش ہوا'' میں بہت سی نظمیں تخلیق کیں۔ جن میں سے ہر ایک نظم ان کی قائداعظم سے محبت کو ظاہر کرتی ہے ان کی ایک نمائندہ نظم ''ملت کا خضرِ راہ محمد علی جناح'' میں قائداعظم کو کچھ یوں خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے:

ملت کا خضر ، راہ محمد علی جناح
بے تاج بادشاہ محمد علی جناح
جو رک سکا نہ کفر کے کوہِ مہیب سے
وہ سیل بے پناہ ، محمد علی جناح
گرداب سے وہ قوم کی کشتی نکال کر
لایا لب مراد پہ ہے دیکھ بھال کر(۱۱)

اس کے علاوہ ایسے اور بھی بے شمار شعراء کرام موجود ہیں جنھوں نے قائداعظم جیسے عظیم رہنما کے لیے نظمیں تخلیق کیں اور ان کی عظیم الشان خدمات کو سراہا ہے بانی پاکستان نے جس طرح انتھک اور مسلسل محنت سے برصغیر کے مسلمانوں کے حقوق کی جنگ لڑی وہ قابل ستائش ہے۔ انہی جیسے عظیم انسان کی بدولت آج ہم ایک آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں۔ غلامی کی زنجیریں ٹوٹ چکی ہیں اور مسلمان مملکت پاکستان کی صورت میں اپنے تشخص کو بچانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح کی عظیم شخصیت پر خوبصورت شعری سرمایے کی بدولت اردو ادب کا دامن مالا مال ہو گیا ہے اور یہ تمام شعری

تخلیقات شعری ادب میں اپنا منفرد مقام رکھتی ہیں۔ یہ تمام تخلیقات اپنے اسلوب، فکر و نظر اور لب و لہجے کے لحاظ سے بے مثال ہیں اور ان میں ہمارے قائد کا عکس مکمل طور پر دیکھا جا سکتا ہے اور ان کے وہ رہنما اصول شعری روپ میں اسی طرح سمو دیئے گئے ہیں۔ کہ ہر آنے والے دور میں ان کی شخصیت و خدمات کا بلکہ ہر شعبہ حیات میں سراہا جائے گا۔ کیونکہ قائد اعظم جیسے انسان ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور تمام رہنما بالخصوص پاکستانی بحیثیت قوم انہیں ایک عظیم انسان کے طور پر ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ خلیق قریشی نے قائد اعظم کے مقام و مرتبہ کے حوالے سے کیا خوب لکھا ہے:

اے بانی و معمارِ وطن قائداعظم
اے یاد تری تاب دل و قوت جاں ہے
اے تیری لحد پہ ہے انوار کی بارش
تو مطلع انوار دل دیدہ وراں ہے(۱۲)

حوالہ جات

۱۔ محمود علی خان، نواب زادہ، عظیم قائد، لاہور: ادارۂ تحقیقات پاکستان، ۱۹۸۲ء، ص:۱۵۱

۲۔ ظفر علی خان، مولانا، چمنستان، لاہور: مکتبہ کاروان، س ن، ص:۱۰۵۔۱۰۴

۳۔ بشیر احمد، میاں، محمد علی جناح، مشمولہ: ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح، مرتب: خورشید ربانی، اسلام آباد: اکادمی ادبیات، ۲۰۰۶ء، ص:۳۱۲۔۳۱۱

۴۔ رسا جالندھری، اے قائداعظم، مشمولہ: آزادی کے ترانے، حصہ اوّل، نگران اعلیٰ: کرامت علی، لاہور: جنگ پبلشرز، ۱۹۸۹ء، ص:۸۹

۵۔ سلیمان ندوی، سید، علامہ، ارمغان سلیمان، مرتب: غلام محمد، کراچی: ادارہ معارف، س ن، ص:۵۱

۶۔ غلام محمد مصطفیٰ تبسم، صوفی، کلیاتِ صوفی تبسم، لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۱۹۹۸ء، ص:۳۵۰

۷۔ تصدق حسین راجا، ترتیب: کلیات یوسف ظفر، اسلام آباد: روداد پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ء، ص:۵۰۹

۸۔ ریاض احمد قادری، ہمارے قائداعظم، فیصل آباد: احسن پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء، ص:۲۲

۹۔ ایضاً، ص:۵۴

۱۰۔ شکیب جلالی، کلیات شکیب جلالی، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء، ص:۵۳۶

۱۱۔ خلیق قریشی، سرِ دوش ہوا (مجموعہ کلام)، فیصل آباد: قرطاس پبلشرز، ۱۹۹۴ء، ص:۲۸

۱۲۔ ایضاً، ص:۶۷

☆......☆......☆